عظمت صحابہ۔۔قرآن حدیث کی روشنی میں تحریر: مولانا ضیاءالمحسن طیب... برمنگھم

صحابہ صحابی کی جمع ہے جس کے معنی ساتھی کے ہیں شریعت کی اصطلاح میں صحابی اس کو کہتے ہیں جس نے حالت ایمان میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت یا صحبت کا شرف حاصل کیا ہو اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا ہو امت کا یہ اجتماعی عقیدہ ہے کہ دنیا کا بڑے سے بڑا ولی بھی ایک ادنی صحابی کے مقام اور مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی مکتوبات میں لکھتے ہیں صحبت نبوی کی فضیلت تمام دوسرے فضائل و کمالات سے اعلیٰ و بالا ہے اور اسی واسطہ سے وہ اویس قرنی جو تابعین میں افضل ترین ہیں کسی ادنی صحابی کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ صحابہ کا ایمان شرف صحبت و دیدار رسول وحی ملائک اور معجزات و حوادث کے مشاہدہ کی وجہ سے مکمل ہو چکا ہے بعد والوں نے جسے صرف سنا اس کو صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ قرآن کریم کی متعدد آیات صحابہ کرام کی عظمت تعریف و توصیف ان کے ایمان اور جنتی ہونے کی شہادت دیتی ہیں سورۃ توبہ میں ہے اور مہاجرین و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان قبول کرنے میں سبقت کی اور وہ جنہوں نے اخلاص کے ساتھ مہاجرین اور انصار کا اتباع کیا اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے اور خدا تعالی نے ان کے لئے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ لوگ ان باغوں میں رہیں گے ہمیشہ ہمیشہ اور یہ بڑی کامیابی ہے اس طرح ایک جگہ فرمایا وہ تمام صحابہ کرام جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اور فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا ان تمام کے لئے جنت کی بشارت ہے سورۃ فتح میں تو اور بھی واضح انداز میں خدا تعالیٰ نے اپنی رضاعت کا اظہار کیا ہے ارشاد فرمایا یقیناً اللہ راضی ہو گئے مومنوں سے جب آپ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔ اس بیعت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عثمان غنیؓ شامل ہیں، حضرت عثمانؓ تو وہ صحابی ہیں جن کی وجہ سے یہ بیعت لی گئی۔ اللہ تعالی کو حضور سے جتنا پیار تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے قریش کے بعض سرداروں نے جب آپ ﷺ سے یہ کہا کہ ان غریب صحابہ کو اپنے پاس سے اٹھا دیجیئے تاکہ دولت منداور سردار آپ کے پاس بیٹھ سکیں جب آپ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ ان غربا کو تھوڑی دیر علیحدہ کر دینے میں کیا حرج ہے وہ تو پکے مسلمان ہیں مصلحت پر نظر کر کے رنجیدہ نہ ہوں گے اور یہ دولت منداس صورت میں اسلام قبول کر لیں گے تو اس پر یہ آیت اتری یعنی آپ روکے رکھیں اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام طالب ہیں اس کے منہ کے اور نہ دوڑیں تیسری آنکھیں ان کو چھوڑ کر تلاش میں دولت زندگانی دنیا کی (سورۃ الکھف 28) حضور اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو آسمان کے چمکتے ہوئے ستارے قرار دیا ہے اور فرمایا ہے میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح پاؤ گے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ میرے صحابہ عادل ہیں، ایک حدیث میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے اصحاب کو پسند کیا اور ان میں سے بعض کو میرے رشتہ دار اور مددگار بنایا بس جس نے ان کے حق میں مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی، طبراتی

نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت کی ہے اس طرح ابن عموی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ پر دلیر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان کو میرے بعد طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی جس نے ان کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے۔ امام مالکؒ تو فرماتے ہیں کوئی سچا مسلمان صحابہؓ کے متعلق بدگمانی نہیں کر سکتا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں صحابہ کرامؓ پر تنقید بالواسطہ قرآن اور شریعت مطہرہ پر طعن تشنیع اور اعتراض ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ وحی رسالت اور دین نبوی کے براہ راست گواہ ہیں قرآن کریم حضرت عثمان غنیؓ نے جمع کیا اگر حضرت عثمانؓ قابل اعتراض ٹھہریں تو قرآن کو بھی غلط کہنا پڑے گا جہاں تک صحابہ کرامؓ کے آپس کے اختلافات کا تعلق ہے تو وہ خواہش نفسانی کے باعث ہرگز نہ تھے کیونکہ یہ حضرات حضور ﷺ کی تربیت سے مقام تزکیہ پر پہنچ چکے تھے۔ اہل سنت والجماعت کا اس پر بھی اتفاق ہے تو صحابہ کرام میں افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کرامؓ اس بات پر متفق تھے کہ حضور ﷺ کے بعد ابو بکرؓ افضل ترین شخصیت ہیں ۔ صحابہؓ کے بارے میں ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ تمام کے تمام صحابہؓ عادل ہیں، جنتی ہیں، حق پر ہیں، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔